اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنوب مشرقی یورپ کے ایک مسلمان ملک "بوسنیا" کے خلاف سربیا کی کھلی جارحیت جاری ہے اور آج بوسنیا ہرزے گووینا کے ایک بڑے حصّے پر اس کا قبضہ ہے۔ خود سر اور طاقت ور سربیا کوئی ایسا منصوبہ ماننے کو تیار نہیں جس سے بوسنیا ایک ایسے ملک کی صورت میں ابھر سکے جو قائم رہنے کی پوزیشن میں ہو اور اس کی واضح اسلامی شناخت ہو۔ بوسنیا کے مسلمان اپنے بہت سے علاقوں سے نکل کر چند شہروں میں مرکوز ہو گئے ہیں اور اس خدشے کا اظہار کیا جا چکا ہے کہ مستقبل میں یہ شہر مسلمانوں کے کیمپوں کی شکل اختیار کر لیں گے۔

بوسنیا ہرزے گووینا کی اس افسوس ناک صورتِ حال کے ساتھ جنوب مشرقی یورپ کے دوسرے مسلمان ملک "البانیہ" کو ذرا مختلف نوعیت کا چیلنج درپیش ہے۔ اس کی مسلمان اکثریت کو ترغیب و تبلیغ سے اقلیت میں بدلنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ تقریباً ۳۳ لاکھ آبادی کا یہ ملک قدرتی وسائل کے لحاظ سے زیادہ خوش قسمت نہیں۔ اس پر مستزاد انور ہوجہ کی پالیسیوں نے اس کے معاشی ڈھانچے کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا اور آج البانیہ یورپ کا غریب ترین ملک ہے۔ عوام کی معاشی فلاح و بہبود کے لیے تو انور ہوجہ کچھ نہ کر سکے البتہ دنیا میں البانیہ کو واحد "خدا مخالف" ملک متعارف کراتے رہے۔ ۱۹۶۷ء میں جب البانیہ کو "خدا مخالف" ریاست قرار دیا گیا تو بارہ ہزار مساجد سے اذان کی آواز فضا میں گونجتی تھی، جنہیں گرا دیا گیا یا گوداموں میں بدل دیا گیا۔ مذہبی تعلیم اور اعمال پر پابندی لگا دی گئی، تاہم مذہب اُسی طرح یہاں بھی سخت جان ثابت ہوا جس طرح دنیا کے دوسرے معاشروں میں اس نے سخت جانی کا ثبوت دیا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں عوامی احتجاج کے پیشِ نظر مذہب سے کچھ پابندیاں ہٹائی گئیں تو مسجدوں سے ایک بار پھر اذان کی آواز ابھرنے لگی، وہ لوگ جن کے آباء و اجداد کو مذہبی تعلیم اپنی اولاد کو منتقل کرنے پر جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا اور ایک نسل جو کھلی فضا میں مذہب پر عمل نہ کر سکی، آج اپنے بچوں کو قرآنی مکاتب میں بھیج رہی ہے اور خود دین سیکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اندرون ملک مذہبی احیاء کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر البانیہ نے مسلم برادری سے روابط قائم کیے ہیں۔ آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس میں البانیہ کو مکمل رکن کی حیثیت حاصل ہے اور اس کی سفارتی سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں۔

مذکورہ بالا خوش آئند پہلوؤں کے ساتھ البانیہ کی آبادی کا ایک حصہ، جو نسلاً مسلمان مگر دین سے بے بہرہ ہے، مختلف مذاہب کے مبلغوں کا ہدف بنا ہوا ہے۔ بہاء اللہ ایرانی کے پیروکار، یہوہ وٹنس

اور امریکہ کے مورمن البانیہ میں اپنے وسائل کے ساتھ فعال ہیں۔ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ اپریل ۱۹۹۳ء میں ہم یہ اطلاع دے چکے ہیں کہ کس طرح البانیہ کے یتیم خانوں کا انتظام امریکی بیپٹسٹوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اِس کے بعد مزید مسیحی تبشیری سرگرمیاں سامنے آرہی ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق ۱۴۰ ہمہ وقتی مسیحی مناد البانیہ میں کام کر رہے ہیں اور ملک کے ۲۱ قصبوں میں باقاعدگی سے مسیحیت کی منادی کی جارہی ہے۔ Youth with a Mission [نصب العین کے مالک نوجوان] نامی ایک تنظیم کئی طویل المیعاد منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ مغربی خیراتی اداروں کے تعاون سے مقامی زبان میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں مسیحی تصوّرات پر مبنی ایک کتابچہ دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ بچوں کے لیے بائبل چھاپی گئی ہے اور اس تنظیم کے پروگرام میں شامل ہے کہ اناجیل اربعہ کا خلاصہ "کتابِ زندگی" کے زیر عنوان البانیہ کے تمام اسکولوں میں تقسیم کیا جائے۔

مسیحی مشنریوں کو البانیہ کے ذرائع ابلاغ میں حیران کن اثرورسوخ حاصل ہے۔ ریڈیو تیرانہ نے ایک مسیحی کارکن سے درخواست کی ہے کہ وہ ہفتہ وار پروگرام نشر کرے اور مسیحی موسیقی پیش کرے۔ Youth with a Mission نے اِس صورتِ حال کو اپنے لیے نصرتِ خداوندی سے تعبیر کیا ہے۔

مسیحی ذرائع کے مطابق البانیہ کی آبادی میں ۵۰ فیصد مسلمان، ۱۳ فیصد کیتھولک اور ۱۸ فیصد ایسٹرن آرتھوڈوکس ہیں اور باقی ماندہ ۱۹ فیصد لوگ انور ہوجہ کی پھیلائی ہوئی آئیڈیالوجی کے پیروکار ہیں۔ اس وقت تبلیغی و تبشیری سرگرمیوں کے حوالے سے مسیحی ادارے اس دوڑ میں سب سے آگے ہیں اور اُن کے پاس دوسروں کی نسبت وسائل بھی زیادہ ہیں۔ ایک غریب ملک کی کمزور حکومت کا اِن وسائل سے مرعوب ہوجانا چنداں حیرت انگیز بھی نہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بظاہر بہائی، یہووہ وٹنسز، مورمن، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچ کے مختلف گروہوں کے اپنے اپنے مقاصد ہیں مگر یہ سب البانیہ کی مسلم آبادی کو اقلیت میں بدلنے کے ایک ہی راستے پر چل رہے ہیں۔